مولانا وحید الدین خان

ہر ایک کیلئے خیر

ایک حدیث رسولؐ ان الفاظ میں آئی ہے (صحیح مسلم، حدیث نمبر 2664) کہ ضعیف مومن کے مقابلے میں قوی مومن کیلئے خیر ہے، اور وہ اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے، لیکن ہر ایک میں خیر ہے۔ حرص کرو اس کی جو تم کو فائدہ پہنچائے۔ اللہ سے مدد مانگو، کمزوری نہ دکھاؤ۔ اگر تم کو نقصان پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں نے ایسا کیا ہوتا تو ایسا ہوتا۔ لیکن کہو کہ اللہ نے مقدر کیا تھا، اور اس نے جو چاہا، وہی ہوا۔ کیوں کہ ''اگر'' شیطان کا دروازہ کھولتا ہے۔

اس حدیث سے تخلیق کی ایک حکمت معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ بظاہر کوئی شخص کمزور دکھائی دے تو یہ کمزوری ایک اعتبار سے ہوگی، ہر اعتبار سے نہیں۔ یہ تخلیق کا اصول ہے کہ اگر آدمی ایک اعتبار سے کمتر ہوتا ہے تو کسی دوسرے اعتبار سے اسے برتر صلاحیت حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی شخص جسمانی اعتبار سے ضعیف ہو تو وہ دماغ کے اعتبار سے قوی ہوگا۔ کوئی شخص یاد (memory) کے اعتبار سے کم ہو تو وہ تجزیہ (analysis) کے اعتبار سے زیادہ ہوگا۔ کوئی شخص بزنس کے اعتبار سے کم ہو تو وہ علم کے اعتبار سے زیادہ ہوگا، وغیرہ۔

موجودہ زمانے میں یہ بات ریسرچ سے ثابت ہوگئی ہے کہ کوئی شخص مطلق معنوں میں قوی یا ضعیف نہیں ہوتا۔ چناں چہ پہلے معذور کیلئے ڈس ایبلڈ (disabled) کا لفظ بولا جاتا تھا۔ مگر اب یہ لفظ متروک ہوگیا ہے۔ اب ایسے افراد کو ڈفرینٹ لی ایبلڈ (differently abled) کہا جاتا ہے۔ یعنی ایک اعتبار سے معذور اور دوسرے اعتبار سے طاقت ور۔

تخلیق کے اس نظام کا تقاضا ہے کہ آدمی کو کسی بھی حال میں مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے ظاہر پر رائے قائم نہ کرے، بلکہ وہ زیادہ گہرائی کے ساتھ اپنے معاملے پر سوچے۔ آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دریافت (discover) کرے۔ وہ اپنے اندر چھپے ہوئے انسان کو جانے، اور اس کے مطابق اپنی زندگی کی منصوبہ بندی کرے۔

گیا جبکہ اعتراض کے بعد ہی سیول لائن علاقہ میں واقع مسجد کی انتظامیہ نے نہ صرف لاؤڈ اسپیکر کی آواز کم کردی تھی، بلکہ اس کا رخ بھی تبدیل کردیا تھا، سوال یہ ہے کہ اس طرح کے معاملوں میں انتظامیہ کی سطح پر امتیاز کیوں برتا جاتا ہے؟ شور اذان سے ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ مندروں اور دوسری عبادت گاہوں میں بھی لاؤڈ اسپیکر نصب ہیں جن سے شور پیدا ہوتا ہے اور جب اکھنڈ رامائن پاٹھ ہوتا ہے تو کئی کئی روز تک بغیر رکے لاؤڈ اسپیکر بجتا رہتا ہے، اب اگر مسجد کا شور کچھ لوگوں کیلئے پریشانی کا سبب بنتا ہے تو آئین کی رو سے سب کیلئے ایک جیسا حکمنامہ جاری ہونا چاہیے۔

ہمارے کہنے کا مقصد ہرگز یہ نہیں ہے کہ مسجدوں اور مندروں پر سے لاؤڈ اسپیکر اتار دیئے جانے چاہئیں بلکہ ہم تو آئین میں کیے گئے التزامات کی بنیاد پر یہ کہہ رہے ہیں کہ ملک کے ہر شہری کے ساتھ یکساں سلوک ہونا چاہیے جہاں تک برقعہ کا تعلق ہے تو ہر معاشرہ میں خواتین کے ساتھ امتیاز برتا جاتا ہے جو لوگ مسلم خواتین کے نام پر صنفی مساوات کی وکالت کرتے ہیں ان کے یہاں تو کچھ زیادہ ہی عورتوں پر ظلم ہو رہا ہے تو پھر تمام طرح کی سماجی برائیوں کے خاتمہ کیلئے آواز کیوں نہیں بلند کی جاتی؟ اگر برقعہ مسلم خواتین کی مظلومیت کی علامت ہے تو گھونگٹ کیا ہے؟ سچ یہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں ہماری تہذیب اور اخلاق کا آئینہ دار ہیں آج ہمارے نام نہاد مہذب معاشرے میں جو برائیاں در آئی ہیں بے پردگی اور آزاد خیالی اس کا ایک بڑا سبب ہے اس پر غور و فکر کرنا دانشوروں اور سماجی لوگوں کا کام ہے مگر ان کی جگہ سیاسی پارٹیوں اور تنظیموں سے جڑے ہوئے لوگ فرمان جاری کر رہے ہیں، اس طرح کا جب بھی کوئی تنازعہ کھڑا کیا جاتا ہے تو نہ تو آئین کی بات ہوتی ہے اور نہ ہی اقلیتوں کے حقوق کی، بلکہ اسے خالص مذہبی رنگ دے کر اکثریت کی بالادستی کی برہنہ نمائش ہونے لگتی ہے۔